71202 ـ نصف جسم مفلوج والا شخص وضوء كس طرح اور نماز كيسے ادا كرے گا ؟

سوال

عورت جس كا نصف جسم مفلوج ہے اس كے ليے وضوء كرنا مشكل ہے، سوال يہ ہے كہ:
وہ وضوء يا تيمم كيسے كرے ؟
كيا اس كے ليے مٹى لائى جائے يا كيا كيا جائے ؟
كيا وہ ديوار (جس پر غبار نہ ہو) سے تيمم كرے يا كچھ اور ؟
اس كے تيمم كا طريقہ كيا ہو گا ؟
اور وہ نماز كيسے ادا كرے گى ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جو مريض پانى لانے اور وضوء كرنے كى استطاعت نہ ركھتا ہو، يا پھر حركت كرنے سے قاصر ہو تو اس كى حالت كو ديكھا جائےگا:

اگر تو اس كے ليے نماز كے وقت پانى لانے والا شخص موجود ہو اور اسے وضوء كرانے ميں تعاون كرے تو اس كے حق ميں وضوء كرنا واجب ہے.

اور اگر اس پانى لا كر دينے والا اور وضوء ميں معاونت كرنے والا كوئى نہ ہو تو اس وقت اس مريض كے ليے تيمم كرنا مشروع ہے، اور يہ مريض پانى نہ پانے اور پانى كى عدم موجودگى كا حكم پائے گا.

اس ليے كہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

جہاں تك ہو سكے اللہ تعالى كا ڈر اور تقوى اختيار كرو التغابن (16).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جب ميں تمہيں كوئى حكم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل كرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (7288) صحیح مسلم حدیث نمبر (1337)

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی " المغنی " میں کہتے ہیں:

" جو مریض حرکت کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور اسے پانی لا کر دینے والا بھی کوئی نہ ہو تو وہ پانی نہ پانے والا کی طرح ہی ہے، کیونکہ وہ پانی تك پہنچ ہی نہیں سکتا، چنانچہ یہ اس شخص کے مشابہ ہوا جو شخص کنواں تو پائے لیکن اس سے پانی نکالنے کے لیے کوئی چیز نہ ہو.

اور اگر وہ نماز کا وقت نکلنے سے قبل پانی لانے والا شخص پا لے تو وہ پانی پانے والے کی طرح ہے؛ کیونکہ وہ اس شخص کی طرح ہے جو وقت کے اندر پانی نکالنے والی چیز پا لے.

اور اگر اس کے آنے سے قبل اسے نماز کا وقت نکلنے کا خدشہ ہو تو ابن ابی موسی کا کہنا ہے:

وہ تیمم کرے، اور اس پر نماز کا اعادہ نہیں ہے.

اور یہ بہتر قول ہے؛ کیونکہ وہ وقت کے اندر پانی نہیں پا سکا، چنانچہ مطلق طور پر پانی نہ پانے والے کی طرح ہوا " انتہی

دیکھیں: المغنی (1 / 151).

اور مرداوی رحمہ اللہ تعالی " الانصاف " میں رقمطراز ہیں:

" اگر مریض حرکت کرنے سے قاصر ہو اور اسے وضوء کرانے والا بھی کوئی نہیں ہو تو اس کا حکم پانی نہ ملنے والے شخص کا ہو گا.

اور اگر وضوء کرانے والے کا انتظار کرنے میں نماز کا وقت نکل جانے کا خدشہ ہو تو تیمم کر کے نماز ادا کر لے، اور صحیح مذہب یہی ہے کہ وہ نماز دوبارہ نہیں لوٹائے گا " انتہی

دیکھیں: الانصاف (1 / 265).

اور " شرح العمدۃ " میں شیخ الاسلام کہتے ہیں:

" اگر اس کے لیے پانی استعمال کرنا ممکن نہ ہو یعنی وہ حرکت کرنے سے عاجز ہو اور اسے پانی دینے والا شخص بھی نہ ہو تو وہ پانی نہ ملنے والے کی طرح ہی ہے، اور اگر اسے پانی دینے والا شخص ہو تو وہ وقت میں پانی حاصل کرنے والا ہے "

ديكھيں: شرح العمدة (1 / 433 ـ 434).

اور " الموسوعة الفقهية " ميں بيان كيا گيا ہے كہ:

" وہ عاجز شخص جو پانى استعمال كرنے كى قدرت نہ ركھتا ہو تيمم كر كے نماز ادا كرے گا، اور مكرہ اور محبوس اور پانى كے قريب بندھے ہوئے، اور سفر اور حضر ميں كسى درندہ اور حيوان يا انسان سے خائف شخص كى طرح نماز نہيں لوٹائے گا، كيونكہ وہ وہ حكما پانى كے عدم حصول ميں داخل ہوتا ہے، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" بلا شبہ مٹى مسلمان كے ليے طہارت كا باعث ہے، چاہے اسے بيس برس تك بھى پانى نہ ملے، چنانچہ جب اسے پانى ملے تو وہ اسے اپنے جسم پر استعمال كرے، كيونكہ يہ بہتر ہے " انتہى

ديكھيں: الموسوعة الفقهية (14 / 260).

آپ مزيد تفصيل كے ليے سوال نمبر (20935) كے جواب كا بھى ضرور مطالعہ كريں.

دوم:

اگر وہ وضوء كے بعض اعضاء دھو سكتا ہو، اور باقى اعضاء كے دھونے ميں بيمارى مانع ہو، تو اس كے ليے حسب استطاعت وضوء كے اعضاء دھونے ضرورى ہيں، اور جو رہ گئے ہيں اس كے بدلے ميں تيمم كر لے"

سوال نمبر (67614) كے جواب ميں اس كا بيان ہو چكا ہے.

سوم:

تيمم كرنے كا طريقہ درج ذيل ہے:

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى " الشرح الممتع " ميں لكھتے ہيں:

" ميرے نزديك سنت كے مطابق تيمم كا طريقہ يہ ہے كہ: آپ اپنے دونوں ہاتھ بغير كھلى ہوئى انگلياں زمين پر مار كر اپنے چہرے اور دونوں ہتھيليوں پھير ليں، تو اس طرح تيمم مكمل ہو جائيگا " انتہى

ديكھيں: الشرح الممتع (1 / 488).

اس كى تفصيل سوال نمبر (21074) كے جواب ميں بيان ہو چكى ہے.

چہارم:

جب پانی استعمال کرنے سے عاجز مریض تیمم کر کے نماز ادا کرے اور نماز سے فراغت کے بعد پانی کے استعمال میں آسانی ہو جائے تواس کے لیے نماز لوٹانی لازم نہیں ہو گی، کیونکہ اس نے اپنے ذمہ واجب کی ادائیگی کر لی ہے، اور جس فعل کا اسے حکم تھا وہ سرانجام دے چکا ہے.

شیخ الاسلام " شرح العمدۃ " میں لکھتے ہیں:

" کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اسے ایك نماز کی ادائیگی کا کہا ہے جسے وہ حسب الامکان ادا کرے گا، اور جس چیز سے عاجز ہو وہ عاجز ہونے کی بنا پر ساقط ہو جائیگی.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" پاکیزہ مٹی مسلمان شخص کے لیے طہارت و پاکیزگی ہے "

اور فرمان نبوی ہے:

" آپ کو مٹی کافی تھی "

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مٹی پانی کے مطلقا قائم مقام ہے " انتہی

دیکھیں: شرح العمدۃ (1 / 425).

پنجم:

گھر کی دیوار پر ہاتھ مار کر تیمم کرنے میں علماء کرام کا اختلاف ہے، اس کی وجہ درج ذیل فرمان باری تعالی کی مراد میں علماء کا اختلاف ہے:

چنانچہ تم پاکیزہ مٹی سے تیمم کرو النساء (43).

اس آیت کی صحیح تفسیر اور معنی یہ ہے کہ: اس سے وہ مٹی مراد ہے جو زمین پر ہو ، چاہے وہ مٹی ہو یا ریت یا پتھر وغیرہ .

اس بنا پر اگر دیوار پر کسی چیز روغن وغیرہ کا لیپ نہ ہو تو اس دیوار پر تیمم کرنا جائز ہے، چاہے اس پر غبار ہو یا نہ، کیونکہ وہ دیوار مٹی کی ہے، اور اگر اس پر لیپ (لکڑی یا پینٹ) کیا گیا تو یہ لکڑی یا پھر پینٹ ہے جو مٹی کی

جنس سے نہیں چنانچہ اس سے تیمم جائز نہیں ہو گا.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (36774) کے جواب کا مطالعہ کریں.

ششم:

رہا مسئلہ حرکت سے عاجز مریض کی نماز کا تو اس کے متعلق " الموسوعۃ الفقھیۃ میں یہ بیان ہوا ہے:

" جمہور علماء کرام کے ہاں مریض یا فالج زدہ شخص نماز اس طرح ادا کرے گا جس طرح اس میں استطاعت ہو، کیونکہ کسی فعل سے عاجز شخص کو اس فعل کا مکلف نہیں کیا جائیگا، چنانچہ جب کھڑا ہونے سے عاجز ہو تو بیٹھ کر رکوع اور سجود کر کے نماز ادا کرے گا، اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو بیٹھ کر اشارہ کے ساتھ نماز ادا کرے، اور سجدہ کے لیے رکوع سے کچھ زیادہ جھکے گا، اور اگر وہ بیٹھنے سے بھی عاجز ہو تو لیٹ کر اشارہ کر لے، کیونکہ عذر کی بنا پر رکن ساقط ہوا ہے، چنانچہ عذر کے مطابق ہی کیا جائیگا.

عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور فرمایا:

" کھڑے ہو کر نماز ادا کرو، اگر کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کی استطاعت نہیں تو لیٹ کر اشارہ کے ساتھ نماز ادا کر لو " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (26 / 208).

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

" میرے والد صاحب کو بائیں جانب فالج ہے جس کی وجہ سے وہ حرکت نہیں کر سکتے، اس بنا پر وہ نہ تو چل سکتے ہیں، اور نہ ہی خود بیت الخلاء جا سکتے ہیں، تقریبا دس برس سے ان کی حالت یہی ہے، لیکن تین یا چار ماہ سے اس مرض میں شدت پیدا ہو چکی ہے، لہذا کیا وہ اس بنا پر نماز ترک کر سکتے ہیں، کیونکہ وہ نماز کے لیے طہارت نہیں کر سکتے ؟

اور اگر ان کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں تو پھر طہارت اور نماز کے لیے انہیں کیا کرنا ہو گا ؟

اور اس حالت میں نماز معاف ہونے کے اعتقاد کی بنا پر بیماری میں جو نمازیں انہوں نے ادا نہیں کیں اس کا کیا جائے ؟

شیخ کا جواب تھا:

" مسلمان شخص جب تك عقل مند رہے اس سے نماز ساقط نہیں ہوتی لیکن وہ اپنی حالت کے مطابق نماز ادا کرے گا:

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

حسب استطاعت اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرو .

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" نماز کھڑے ہو کر ادا کرو، اور اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہیں تو پھر بیٹھ کر اور اگر اس کی بھی آپ میں استطاعت نہیں تو پھر پہلو کے بل لیٹ کر "

چنانچہ آپ کے والد جنہیں فالج کی بیماری ہے اگر وہ اپنے صحیح ہاتھ سے خود وضوء کر سکتے ہیں تو وضوء کریں وگرنہ کوئی اور شخص انہیں وضوء کرائے کیونکہ اس پر یہ واجب ہے.

اور اگر وہ پانی سے وضوء نہیں کر سکتے تو پھر تیمم کریں.

اور اگر خود تیمم نہیں کر سکتے تو کوئی دوسرا شخص انہیں تیمم کرائے کہ ان کے گھروالوں یا اس کے پاس کوئی بھی موجو د شخص اپنے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر طہارت کی غرض سے مریض کے چہرے اور اس کے ہاتھ پر پھیرے، اور وہ اپنی حالت کے مطابق بیٹھ کر یا پہلو کے بل لیٹ کر رکوع اور سجدہ کے لیے حسب استطاعت سر کے ساتھ اشارہ کر کے نماز ادا کریں.

اگر وہ فالج کی بنا پر سر سے اشارہ نہیں کرسکتے تو پھر سجدہ اور رکوع میں آنکھ سے اشارہ کر کے نماز ادا کر لیں.

الحمد دین میں آسانی اور سہولت ہے، لیکن اس کا یہ معنی نہیں کہ نماز بالکل ادا ہی نہ کی جائے، بلکہ جیسا ہم بیان کر چکے ہیں کہ وہ اپنی حالت کے مطابق نماز ادا کرے، اور جو نمازیں نے ادا نہیں کیں بقدر استطاعت انہیں ادا کرے" انتہی

دیکھیں: المنتقی من فتاوی الفوزان (4) نمبر (27).

واللہ اعلم .